Department of Islamic Studies 14/06/ 2021 Paper MIS-103
M.A. Islamic Studies Semester- I Time: 12: to 01:

Topic: Methods of researching hadiths (B).

Dr Mohd Akram Raza

احادیث کی چھان بین کے طریقے (ب)

ہمارے علم کے مطابق ان میں سے کسی کتاب کا اردو ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہوا، کیوں کہ ان کے استعمال کرنے والے سب لوگ عربی سے واقف ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کا مطالعہ کرنے کے لئے عربی زبان سے واقفیت بے حد ضروری ہے۔ حالیہ سالوں میں ایسے سافٹ ویر بھی دستیاب ہو چکے ہیں جن میں کسی راوی کے نام پر کلک کر کے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کی ایک مثال اردن کے "دار التراث الاسلامی" کا تیار کردہ سافٹ ویر ہے۔

اس تحقیق کے نتیجے میں ہمیں اپنی زیر بحث حدیث کے تمام راویوں کے بارے میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ دیانتدار اور معقول لوگ تھے۔ ان کا تعلق کسی ایسے گروہ سے نہیں تھا جو حدیثیں گرھنے کی شہرت رکھتا ہو۔ یہ محتاط اور اچھی شہرت کے حامل تھے، لوگوں کی ان کے بارے میں رائے اچھی تھی، یہ اچھی یادداشت رکھنے والے لوگ تھے۔ اور حدیثوں کو محفوظ بھی کر لیتے تھے۔ اگر ان میں سے کسی ایک راوی کے بارے میں بھی ایسی معلومات ملتی ہیں جن سے وہ ناقابل اعتبار ثابت ہوتا ہے تو اس کی بیان کردہ تمام احادیث کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

مسترد کرنے کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ طے کر لیا جائے کہ اس حدیث کو حضور ﷺ سے منسوب کرنا درست نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ان راویوں کی آپس میں ملاقات بھی ہوئی ہے یا نہیں؟ فرض کیجئے کہ راوی اے کی پیدائش ۲۰۰ ہجری میں ہوئی اور

راوی بی کی وفات ۱۹۰ ہجری میں ہوئی تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان دونوں کی ملاقات ممکن نہیں اس لئے کہ دونوں دو جگہوں پر الگ الگ رہ رہے ہیں۔

اسی طرح راوی سی اگر کوفہ میں رہتا تھا اور ساری عمر شہر سے باہر نہیں نکلا اور راوی ڈی دمشق میں رہتا تھا اور کبھی کسی سفر پر کوفہ نہیں گیا، تب بھی یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ ان دونوں کی ملاقات آپس میں نہیں ہوئی ہے۔ ایسی صورتوں میں یہ طے کر لیا جاتا ہے کہ ان دو راویوں کے درمیان بھی کوئی راوی موجود ہے جس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ یہ چیز بھی اس حدیث کی حیثیت کو کمزور کر دیتی ہے۔

ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی راوی کے بارے میں سرے سے معلومات ہی دستیاب نہ ہو ۔ اس صورت حال کے نتیجے میں بھی حدیث کمزور حیث

اسی طرح ایک صحابی اگر کسی حدیث کو بیان کرتے ہوں اور کسی دوسری مستند روایت سے یہ ثابت ہو جائے کہ ان کا اپنا عمل اس حدیث کے خلاف تھا تو یہ چیز بھی حدیث کی حیثیت کو کمزور کرتی ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جا سکتا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی ارشاد کو جاننے کے باوجود اس پر عمل نہ کریں۔ ایسا ضرور ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ حکم کسی خاص صورت حال کے پیش نظر دیا ہو جو ہر حال میں قابل عمل نہ ہو۔

کمزور حدیث کو علم حدیث کی اصطلاح میں " حدیث ضعیف " کہا جاتا ہے۔

جبکہ درست سند کی احادیث کو 'صحیح' اور 'حسن' کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محدثین نے حدیث کی بہت سی اقسام بیان کی ہیں۔